# ساجد خان دیوبندی کا کفریہ عقیدہ

## (اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جھوٹ بولا ہے)

تحریر: میثم عباس قادری رضوی

(یہ مضمون رسالہ کلمۂ حق شمارہ نمبر 14 سے لیا گیا ہے)

طالبِ دُعا:

راشد انصاری قادری رضوی

فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کراچی پاکستان

# اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جھوٹ بولا ہے: ساجد خان دیوبندی کا کفریہ عقیدہ

(ساجد خان دیوبندی اپنے بقول ایسا کافر، مرتد اور ملعون ہے کہ جو اس کے کفر وارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے)

تحریر: میثم عباس قادِری رضوی

اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:

**مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا** (النساء:۸۷)۔

ترجمہ کنزالایمان: ''اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی''۔

ہم اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ اِسی آیت کے مطابق ہے کہ اللہ کریم سے سچا کوئی نہیں۔ لیکن اس کے برعکس دیوبندی فرقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے، نہ صرف بول سکتا ہے بلکہ بول چکا ہے۔ دیوبندی عقیدۂ امکانِ کِذبِ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے) کا اِقرار کرتے ہیں، لیکن عام طور پر تقیہ کرتے ہوئے عقیدۂ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ہے یا بولے گا) کا اِنکار کردیتے ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندی عقیدۂ وقوعِ کِذبِ باری تعالیٰ کے بھی قائل ہیں۔ اس کی وضاحت کے لیے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنَّت مجدِّدِ دین وملت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کے قصیدۂ مبارکہ ''الاستمداد علی اجیال الارتداد'' کی حضرت مفتیِ اعظمِ ہند علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کی تحریر فرمودہ لاجواب شرح بنام ''کشفِ ضلالِ دیوبند'' (صفحہ ۲۵ اور صفحہ ۹۱ تا ۹۴، مطبوعہ مطبعِ اہلِ سنت وجماعت، بریلی۔ ایضاً صفحہ ۵۹، ۶۰۔ ایضاً صفحہ ۱۷۳ تا ۱۷۷، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بازار داتا صاحب، لاہور۔ ایضاً، صفحہ ۴۵، ۴۶ اور ۶۵ تا ۶۹، مطبوعہ مدرسہ قادریہ، ۵۱/۵۷ ڈونٹاڈ اسٹریٹ،

مقابل رضا اکیڈمی، بمبئی) اور حضرت شارحِ بخاری نائبِ مفتیِ اعظمِ ہند مولانا شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی لاجواب کتاب ''سُنّی دیوبندی اختلافات کا مُنصفانہ جائزہ''، (صفحہ ۱۳۱ تا ۱۵۱، مطبوعہ، دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی، مئو، ہندوستان) ملاحظہ کریں۔ اس کتاب کو ماضی قریب میں ''فرید بک سٹال، ۳۸۔اُردو بازار، لاہور، پاکستان نے کتاب ''تحقیقات'' کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے متعلق بحث اس ایڈیشن کے صفحہ ۳۴۸ تا ۳۶۷ پر ملاحظہ کریں۔

دیوبندی عقیدۂ امکانِ کِذبِ باری تعالیٰ کو دُرُست ثابت کرنے کے لیے ساجد خان دیوبندی نے اپنی کتاب ''دفاعِ گستاخانِ دیوبند'' بغلط مُسَمّٰی ''دِفاعِ اَھْلِ السُّنَّۃ والْجُمَاعَۃ'' میں کِذب/جھوٹ کی تعریف اِن الفاظ میں بیان کی ہے:

''جھوٹ یا کِذب کیا ہے؟ کِذب بولتے ہیں خلافِ واقع کو''

(دِفاعِ اَھْلِ السُّنَّۃ والْجُمَاعَۃ، جلد۱، صفحہ۲۹۷، مطبوعہ مکتبہ ختم نبوۃ، پشاور۔طبع اوّل)

اِسی کتاب میں ایک اور مقام پر جھوٹ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

''کِذب بولتے ہیں واقعہ کے خلاف بات کرنے کو''

(دِفاعِ اَھْلِ السُّنَّۃ والْجُمَاعَۃ، جلد۱، صفحہ۳۳۵، مطبوعہ مکتبہ ختم نبوۃ، پشاور۔طبع اوّل)

اِن دونوں اِقتباسات سے معلوم ہوا کہ خلافِ واقعہ بات کو جھوٹ، کِذب کہتے ہیں۔ اِس وضاحت کو ذہن میں رکھتے ہوئے آگے بڑھیے۔اور آئندہ سطور میں ملاحظہ کیجیے کہ اِسی ساجد خان دیوبندی نے اپنی اِسی مذکورہ کتاب میں وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کو اپنے تئیں قرآنِ پاک سے ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا اِنکار فرمایا کہ ''یقیناً وہ تیرے گھر سے نہیں ہے''۔حالانکہ وہ ان کا بیٹا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ تیرے گھر سے نہیں ہے''۔تو ظاہراً اللہ تعالیٰ کی بات خلافِ واقعہ ہوئی،

یعنی واقعہ کے مطابق یہ ہے کہ: ''اِنَّ ابْنِی مِنْ اَهْلِی''۔ ''میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے''۔ اور واقعہ کے خلاف یہ ہے کہ ''اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ''۔ ''یقیناً وہ تیرے گھر سے نہیں ہے''۔ **گو اللہ تعالیٰ نے بداعمالی یا کفر کی وجہ سے یہ فرمایا کہ وہ تیرے گھر سے نہیں ہے، لیکن بات تو واقعہ کے خلاف ہے۔''**

(دِفاعِ اَهْلِ السُّنَّة و الْجُمَاعَة، ا، صفحہ ۳۲۷، مطبوعہ مکتبہ ختم نبوۃ، پشاور۔ طبع اوّل)

اِس اِقتباس میں ساجدخان دیوبندی نے قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ کو نقل کرکے اس سے یہ کفریہ اِستدلال کیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے خلافِ واقعہ بات کہی ہے یعنی اس کی بیان کردہ تعریف کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بول دیا ہے۔ (**نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِك**)

قارئین نے دیکھ لیا کہ دیوبندی، فقط عقیدۂ اِمکانِ کذبِ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے) تک محدود نہیں بلکہ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے) کے بھی قائل ہیں۔

ساجدخان دیوبندی کا یہ عقیدہ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں جھوٹ بولا ہے) خود مولوی ساجدخان دیوبندی کی اِسی کتاب ''دِفاعِ اَهْلِ السُّنَّة و الْجُمَاعَة'' کے مطابق ایسا کفر ہے کہ جو ایسے کفر کے مرتکب شخص کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ ساجدخان دیوبندی نے خود لکھا ہے کہ:

''بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی ہم اور ہمارے اکابر اس شخص کو کافر وملعون سمجھتے ہیں جو خداوند تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے، بلکہ جو بدنصیب اس کے کفر میں شک کرے، ہم اس کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔''

(دِفاعِ اَهْلِ السُّنَّة و الْجُمَاعَة، جلد ا، صفحہ ۲۶۸ و ۲۶۹، مطبوعہ مکتبہ ختم نبوۃ، پشاور۔ طبع اوّل)

اِسی کتاب میں ساجدخان دیوبندی نے اپنے شکست خوردہ مناظر مولوی منظور نعمانی

دیوبندی کی تحریر بھی نقل کی ہے، جس میں وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل کو کافر، مرتد، ملعون قرار دیا گیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

''بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی ہمارے اکابر اُس شخص کو کافر، مُرتد، ملعون سمجھتے ہیں جو خداوند تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے اور اس سے بالفعل صدورِ کذب کا قائل ہو، بلکہ جو بدنصیب اس کے کفر میں شک کرے ہم اس کو بھی خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔''

(دِفاعِ اَھْلِ السُّنَّۃ والْجُمَاعَۃ، جلد۱، صفحہ ۳۵۶، مطبوعہ مکتبہ ختم نبوۃ، پشاور۔ طبع اوّل)

پیش کیے گئے مذکورہ بالا دونوں اقتباسات سے معلوم ہوا کہ دوزبانیں رکھنے والا ساجد خان دیوبندی بقولِ خود ایسا کافر، مرتد اور ملعون ہے کہ جو اِس کے کفر و اِرتداد اور ملعون ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ اسے کہتے ہیں رب کی مار، جب یہ مار پڑتی ہے تو عقلِ سلیم کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔

نوٹ: مولوی منظور نعمانی دیوبندی کا جو اقتباس اُوپر پیش کیا گیا ہے وہ ساجد خان دیوبندی کا مصدقہ ہے، لہٰذا اُس کی ذمہ داری بھی اسی پر ہے۔ کیونکہ مولوی ابوایوب دیوبندی نے مؤلف ''سفید و سیاہ'' کی طرف سے ''سُنّی تحریک'' کے شائع کردہ پوسٹر اور پروفیسر مسعود احمد، کراچی کی ''سفید و سیاہ'' کتاب پر لکھی گئی تقریظ کو کتاب ''سفید و سیاہ'' میں شامل کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''چونکہ یہ پوسٹر اور تقریظ اوکاڑوی صاحب کی مصدقہ ہیں، اس لیے اس کی پوری پوری ذمہ داری اوکاڑوی صاحب پر بھی ہے''۔

(سفید و سیاہ پر ایک نظر، صفحہ ۳۴، ۳۵، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ اکابرِ دیوبند)

مولوی ابوایوب دیوبندی کے بیان کردہ اِس اُصول کے مطابق یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ساجد خان دیوبندی اپنی مصدّقہ تحریر کی روشنی میں کافر، مرتد اور ملعون ہے۔

## ساجد خان دیوبندی کافر اور ملعون ہے: دارالعلوم دیوبند کے مولوی نظام الدین امروہوی دیوبندی کا فیصلہ

☆ شعبۂ مناظرہ دارالعلوم دیوبند کے ناظم مولوی نظام الدین امروہوی دیوبندی نے بھی لکھا ہے کہ:

''بالکل صاف اور واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے والا کافر اور ملعون ہے، وہ ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتا۔''

(جواب حاضر ہے، صفحہ ۱۸، ناشر مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

نوٹ: یہ کتاب مفتی ابوالقاسم دیوبندی (مہتمم دارالعلوم دیوبند)۔مولوی ریاست علی بجنوری دیوبندی (استاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند) اور مولوی عبدالخالق سنبھلی دیوبندی (نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند) کی مصدّقہ ہے۔ آئے روز اہلِ سنت پر بکواس کرنے والا ''ساجد خان دیوبندی'' اپنی کتاب ''دِفاعِ اَھْلِ السُّنَّة والْجَمَاعَة'' اور مولوی نظام الدین امروہوی دیوبندی کی کتاب ''جواب حاضر ہے'' کے مطابق کافر، مرتد اور ملعون قرار پاکر دیگر دیابنہ کے لیے نشانِ عبرت بن گیا۔

## دیوبندی مزعومہ شیخ الاسلام شبیر عثمانی دیوبندی نے ساجد خان دیوبندی کے اِستدلال کو باطل قرار دے دیا:

قرآنِ پاک کی جس آیتِ کریمہ سے اللہ کریم کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے ساجد خان دیوبندی نے باطل اِستدلال کیا ہے، اس کی تفسیر دیوبندی مذہب میں ''شیخ الاسلام'' سمجھے جانے والے مولوی شبیر عثمانی نے اِن الفاظ میں کی ہے:

''نوح عَلَیْہِ السَّلام نے یہ کس وقت عرض کیا، کنعان کے غرق ہونے سے پہلے یا غرق ہونے کے بعد، دونوں احتمال ہیں۔ نیز کنعان کو اُس کی منافقانہ اوضاع واطوار دیکھ کر غلط فہمی سے مؤمن سمجھ رہے تھے یا کافر سمجھتے ہوئے بارگاہِ

ربُّ العزّت میں یہ گذارش کی۔ دونوں باتوں کا امکان ہے۔ اگر مومن سمجھ کر غرقابی سے پہلے عرض کیا تھا تو مقصود اپنی اضطرابی کیفیت کا اِظہار اور خدا سے کہہ کر اُس کے بچاؤ کا انتظام کرنا تھا۔ اور اگر غرقابی کے بعد یہ گفتگو ہوئی تو محض معاملہ کی اصل حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے اپنا خلجان یا اِشکال پیش کیا۔ یعنی خداوندا! تُو نے میرے گھر والوں کو بچانے کا وعدہ کیا تھا۔ اور کنعان مؤمن ہونے کی وجہ سے اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ کے اِستثناء میں بظاہر داخل نہیں۔ پھر اُس کی غرقابی کا راز کیا ہے؟ **بلاشُبہہ آپ کا وعدہ سچا ہے۔ کسی کو یہ خیال نہیں گذر سکتا کہ معاذ اللہ وعدہ خلافی کی ہو۔ آپ احکم الحاکمین اور شہنشاہِ مطلق ہیں۔ سمجھ میں آئے یہ نہ آئے، کسی کو حق نہیں کہ آپ کے فیصلہ کے سامنے دَم مار سکے، یا آپ کو وعدہ خلافی پر مجبور کر دے، نہ کسی کا یہ منصب ہے کہ آپ کے حکمِ ناطق کے متعلق کسی قسم کی نکتہ چینی کر سکے۔ فقط قلبی اطمینان کے لیے بطریقِ اِستِعْلام و اِستفسار اس واقعہ کا راز معلوم کرنا چاہتا ہوں۔** جواب ملا یہ اُن گھر والوں میں سے نہیں جن کے بچانے کا وعدہ تھا۔ بلکہ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ میں شامل ہے۔ کیونکہ اُس کے عمل خراب ہیں۔ تم کو اُس کے کفر و شرک کی خبر نہیں۔ مقامِ تعجب ہے کہ پیغمبرانہ فراست کی روشنی میں صریح آثارِ کفر کے باوجود ایک کافر کا حال مشتبہ رہے۔ **جس شخص کا واقعی حال تمہیں معلوم نہیں اُس کے بارہ میں ہم سے ایسی نامناسب رعایت یا اس طرح کی کیفیت مت طلب کرو۔ مقربین کو لائق نہیں کہ وہ بے سوچے سمجھے، اَدب ناشناس جاہلوں کی سی باتیں کرنے لگیں۔** آیت کی یہ تقریر اُس صورت میں ہے کہ نوح عَلَيْهِ السلام، کنعان کو مؤمن سمجھتے ہوں **اور اگر کافر سمجھتے تھے تو شاید اس درخواست یا**

**سوال کا منشاء یہ ہو کہ ''انجاء'' کے ذکر میں ''اہل'' کو چونکہ عام مؤمنین سے الگ کر کے بیان فرمایا تھا، اس سے نوح عَلَيْهِ السلام نے یہ خیال کیا کہ میرے ''اہل'' کو اس دُنیوی عذاب سے محفوظ رکھنے کے لئے ایمان شرط نہیں اور اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مُجمل تھا۔ اس لئے اُس کے مصداق کی تعیین نہیں کر سکے۔** بناءً علیہ شفقتِ پدری کے جوش میں عرض کیا کہ اِلٰہ العالمین! میرا بیٹا یقیناً میرے اہل میں داخل ہے، جس کے بچانے کا آپ وعدہ فرما چکے ہیں۔ پھر یہ کیوں غرق کیا جا رہا ہے یا غرق کر دیا گیا۔ جواب ملا کہ تمہارا پہلا ہی مقدمہ (اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ) غلط ہے۔ جس ''اہل'' کے بچانے کا وعدہ تھا اُس میں یہ داخل نہیں، کیونکہ اس کے کرتوت بہت خراب ہیں۔ نیز اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ کے مصداق کا تم کو کچھ علم نہیں کہ وہ کون لوگ ہیں، پھر جس چیز کا علم تم نہیں رکھتے، اُس کی نسبت ایسے محاجّہ کے رنگ میں سوال یا درخواست کرنا تمہارے لئے زیبا نہیں''۔

(تفسیر عثمانی، تفسیر سورۂ ھود، زیرِ آیت: ۴۶)

مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے ساجد خان دیوبندی کے اِستدلال کو اِس طرح ردّ کر دیا ہے کہ حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کو وعدہ خلاف، جھوٹا نہیں سمجھا۔ بلکہ بطریقِ اِستفسار، اللہ کریم سے بیٹے کے عذاب میں مبتلا ہونے کا راز معلوم کرنا چاہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام کے جن ''اہل'' کو بچانے کا وعدہ فرمایا تھا، ان میں آپ کا بیٹا شامل نہیں تھا۔ لہٰذا اس آیت سے اِستدلال کرتے ہوئے اللہ کریم کو جھوٹا، وعدہ خلاف کہنا باطل ہے۔ **ساجد خان دیوبندی نے یہ استدلال اپنے اکابر میں شامل ایک دیوبندی مولوی سے لیا ہے، اُس دیوبندی مولوی نے حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام سے اللہ کریم کے ہونے والے مکالمے سے استدلال کرتے ہوئے اللہ کریم کو وعدہ خلاف، دروغ گو کہا ہے۔ اس کی**

تفصیل مناسب وقت پر پیش کردی جائے گی۔اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

**ضروری نوٹ**: مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کے منقولہ بالا اقتباس میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے لکھے گئے یہ الفاظ: ''**مقربین کو لائق نہیں کہ وہ بے سوچ سمجھے، اَدب ناشناس جاہلوں کی سی باتیں کرنے لگیں**'' ہرگز شانِ رسالت کے لائق نہیں۔اللہ کے رسول کی شان میں ایسی جسارت دیوبندیوں کا آبائی وطیرہ ہے۔

**ضروری نوٹ**: ساجد خان دیوبندی کی کتاب ''دِفاعِ اَھْلِ السُّنَّۃ والْجُمَاعَۃ'' پر مزید تبصرہ راقم کی کتاب میں ملاحظہ کیجیے گا،جس میں اِس مکار کے دجل وفریب کو واضح کیا جائے گا۔اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

کِلکِ رضا ہے خنجرِ خُونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## گستاخِ رسول ﷺ کو پھانسی کی سزا

ابراہیم بہت سے علوم میں مہارت رکھنے والا شاعر تھا اور قاضی ابو العباس طالب کی مجالس مناظرہ میں اکثر حاضر ہوا کرتا۔اس پر یہ الزام عائد ہوا کہ اس نے اپنے بہت سے اشعار میں اللہ تبارک وتعالیٰ،انبیاء علیہم السلام،اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔اسے قاضی یحییٰ بن عمر کی عدالت میں پیش کیا گیا،اس وقت عدالت میں دوسرے بہت سے فقہاء موجود تھے۔قاضی نے اس کی پھانسی اور قتل کا حکم دیا،چنانچہ اس کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

بعض نے لکھا کہ جب سولی پر لٹکا دیا گیا تو وہ لکڑی خود بخود چکر کھانے لگی۔جب اس کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا تو لکڑی ٹھہر گئی۔لوگوں نے اس واقعہ کو اللہ عز وجل کی نشانی سمجھ کر بلند آواز سے تکبیر کہی۔اس کے بعد ایک کتا آیا اور ابراہیم کا خون پی گیا۔

یحییٰ بن عمر نے کہا کہ آپ ﷺ نے صحیح ارشاد فرمایا کہ کتا مسلمان کا خون نہیں پیتا۔